اور اجتماعی پارٹ کے لحاظ سے ہر لحظہ پیش رفت کرے اور قدم بہ قدم علو و رفعت کی طرف بڑھے۔ مادی وسائل، معاشی وسعت اور تمدنی ادارات کی بہتر سے بہتر تشکیل کرنے کا ہدفِ مقصود انسان کی فلاح ہونا چاہیے۔

۲ — مسلمان کا نصب العین یہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے حقیقت کا شاہد بن کے اُٹھے، دعوت الی الخیر دے اور شر کی قوتوں کا استیصال کرنے کی کوشش کرے — پہلے فرد کی حیثیت سے، پھر جماعت کی حیثیت سے اور تکمیلی مرحلے میں حکومت کی سطح سے۔

اس عظیم مہم کے لیے بہتر سے بہتر وسائل سے کام لینا ضروری ہے، نیز مزید بہتر وسائل کو پیدا کرنا بھی مطلوب!

۳ — اسلام میں علم کی دو قسمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔ ایک ہے علمِ ادیان، یعنی زندگی بسر کرنے کے لیے مختلف ادیان، نظریوں، نظاموں اور تحریکوں کا علم حاصل کرنا اور صحیح دین کو اپنے لیے پسند کرنا۔ دوسری قسم ہے علمِ ابدان یا علمِ اشیا۔ اس میں طبیعیات سے لے کر طب تک وہ تمام علوم داخل ہیں، جن کے ذریعے آدمی خدا کی پیدا کردہ مخلوق، موجودات اور اشیا کی ماہیت، ان کے خواص اور اُن کے ذریعے کام کرنے والی قوتوں اور اُن پر چلنے والے قوانین سے آگاہی حاصل کرتا ہے اور پھر حاصل شدہ علم کے ذریعے اشیا اور قوتوں کو اپنے مقصد کے لیے بہتر سے بہتر طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

پہلا علم ہر فرد کے لیے فریضۂ اساسی ہے، یعنی ہر مسلمان کو یہ جاننا چاہیے کہ زندگی کے لیے صراطِ مستقیم کیا ہے، اسی سلسلے میں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ علمِ وحی کو سمجھے، کتاب و سنت کو جانے، اور دوسری طرف باطل ادیان اور باطل نظاموں (خواہ وہ روحانی و اخلاقی نوعیت کے ہوں یا سیاسی و معاشی نوعیت کے) کو پہچانے۔

۴ — اسلام کا احیاء چونکہ ایک معاشرے کے قیام اور ایک ریاست کے وجود کا طالب ہے، اس لیے یہ تقاضا سائنسی اور ٹیکنالوجیکل قوتوں کو استعمال میں لائے بغیر پورا نہیں ہو سکتا۔

۵ — یہ سوال ایسا نہیں کہ دو سطری جواب دیا جا سکے۔ آپ کو ان تمام خرابیوں اور بیماریوں کو الگ الگ متعین طور پر سامنے رکھنا ہوگا اور پھر ہر ایک سے تحفظ کی تدبیر اختیار کرنی ہوگی۔ ایک اُصولی